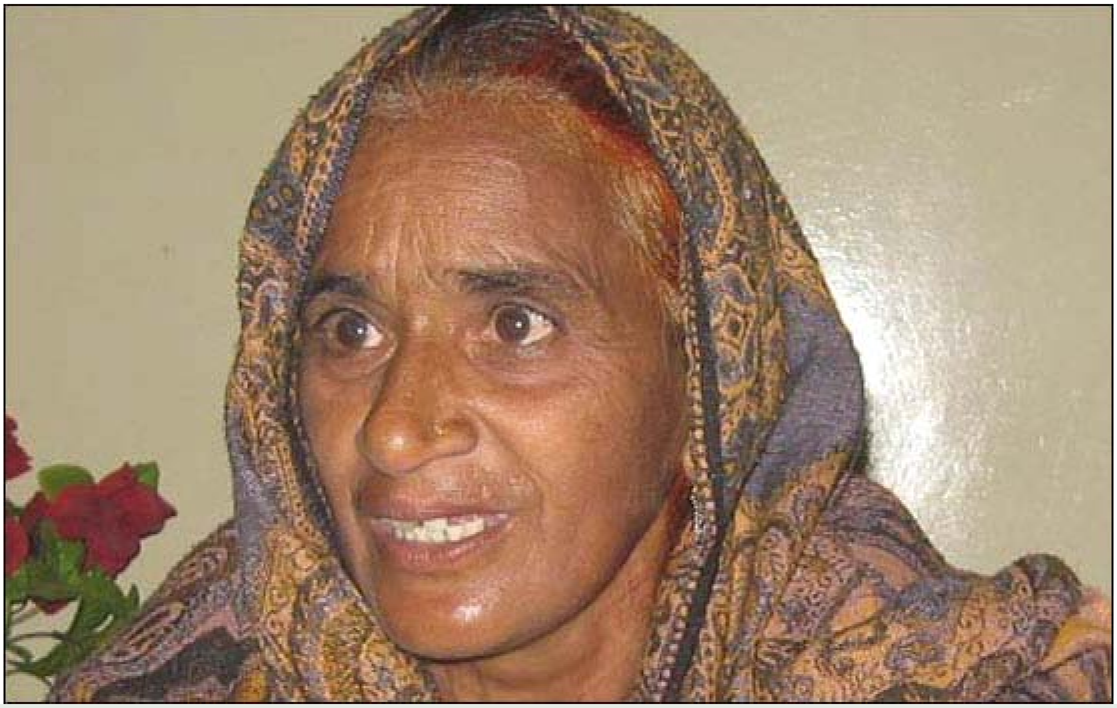

’ہم مر کیوں نہیں جاتے۔۔۔‘

موسم بہار کی آمد پر لوگ خوش ہیں لیکن ادھیڑ عمر کی موتیاں بی بی کے چہرے پر دکھ نمایاں ہے۔ وہ اپنے لاپتہ بیٹے کی واپسی کی دعائیں کر رہی ہیں۔ نو نومبر سن دو ہزار تین کو رڈ گاؤں کی موتیاں بی بی کا بیٹا محمد یاسین گھر کا سامان خریدنے کوٹلی شہر گیا مگر آج تک نہیں لوٹا۔ موتیاں نے اپنے بیٹے کی بازیابی کے لئے کشمیر کے اس علاقے کی ہائیکورٹ میں ایک رٹ پٹیشن بھی دائر کر رکھی ہے جس کے مطابق ان کا بیٹا آئی ایس آئی کی تحویل میں ہے۔

’نومبر کی گیارہ تاریخ تھی۔ میرا بیٹا کوٹلی شہر میں گھر کا سامان خریدنے گیا تھا۔ وہاں پر پاکستان کے خفیہ ادارے آئی آیس آئی کے اہلکار اس کو اٹھا کر لے گئے۔ انیس ماہ تک اس کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے کس حال میں ہے زندہ ہے یا مردہ۔ میرے بیٹے محمد یاسین کی ٹانگ پہلے ہی بارودی سرنگ میں ضائع ہوگئی ہے‘

’میں نے اپنے بیٹے کی بازیابی کے لئے راولپنڈی جی۔ ایچ۔ کیو میں درخواست دینے کے ساتھ ساتھ کشمیر ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن بھی دائر کر رکھی ہے۔ میرے تین اور بیٹے بھی ہیں جبکہ پانچ میں سے تین بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ واحد کماؤ پوت میرا لاپتہ بیٹا ہی تھا۔ اب میں بھیک مانگ کر گزارہ کرتی ہوں۔ انیس ماہ بعد ہم نے ہائی کورٹ میں جبس بے جاہ کی رٹ دائر کی جس کے بعد ہماری ملاقات میرے بیٹے سے کروائی گئی۔ یہ ملاقات کوٹلی شہر کے قریب ایک فوجی کیمپ میں ہوئی اور میرے بیٹے کو بیڑیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ وہ معذور ہے۔ اس کی ٹانگ بارودی سرنگ پھٹنے کے باعث ضائع ہوئی ہے، پھر بھی۔۔۔

’میرے بیٹے سے ایک دو ملاقاتیں کروائیں گئیں اور دو ماہ سے ملاقات بھی نہیں ہو رہی اور یہ کہ اب

ہم وہاں جاتے ہیں تو ہمیں ٹال دیا جاتا ہے اور مختلف بہانے کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ آپ کا بیٹا یہاں نہیں ہے اور کبھی کہتے ہیں ملاقات بند ہوگئی ہے۔ میں نے اپنے بیٹے کی تلاش کے لئے اسی ہزار روپے قرض لے کر خرچ کئے لیکن اب ملاقات بھی نہیں کرنے دیتے۔

’میں نے کشمیر کی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو درخواست دی، پھر میں نے راولپنڈی میں جی ایچ کیو میں درخواست دی۔ ہمیں کہا گیا میرے بیٹے کو چھوڑ دیا جائے گا لیکن ابھی تک نہیں چھوڑا گیا۔ ہمیں آج تک نہیں بتایا گیا کہ میرے بیٹے کا قصور کیا ہے، اگر وہ جاسوس ہے، مجرم ہے، تو اس کا قصور سامنے لاؤ اور میرے سامنے گولی مار دو ۔ میں اپنے بیٹے کا خون معاف کردوں گی۔

’میرے بیٹے کے دو بچے ہیں۔ ہمارا واحد سہارا میرا وہی بیٹا ہے۔ ہمارا کوئی ذریعہ روزگار نہیں۔ میرا شوہر دمے کا مریض ہے۔ ہم مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں، کدھر جائیں، ہماری زمینیں لائن آف کنڑول کے دوسری طرف ہیں۔ ہمارا سب کچھ ادھر ہے۔ ہم گھاس کاٹنے یا لکڑی کے لئے چوری چھپے دوسری طرف جاتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہاں کے مرد بھی بھارت کے جاسوس ہیں اور عورتیں بھی۔ پاکستان کے خفیہ ادارے کے لوگوں نے میرے بیٹے کو اٹھا لیا۔ اب ہمیں بھی تنگ کرتے ہیں۔ وہ کسی کے بھی گھر میں گھس آتے ہیں۔ کبھی دن کو آتے ہیں اور کبھی رات کو آتے ہیں۔ بچے اور بچیاں خوفزدہ ہوتے ہیں اور ان کا خواتین کے ساتھ ناشائستہ سلوک ہوتا ہے۔

ادھر ہندو بھارتی فوج بھی ہمیں تنگ کرتی ہے۔ وہ ہمیں گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ بھارتی فوجیوں نے دونوں ملکوں کی کشیدگی کے دوران میرے دو بھائیوں اور داماد کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ اگر ہم ان کے جاسوس ہیں تو وہ ہم پر کیوں گولیاں برساتے ہیں؟ میرے بیٹے کی ٹانگ بارودی سرنگ میں ضائع ہوگئی اور اب اس کی یہ حالت ہے۔ ہمارا بس یہ قصور ہے کہ ہم لائن آف کنڑول کے قریب رہتے ہیں اس لئے ہم جاسوس ٹھہرے۔

’ہماری یہاں رہنے کی کوئی خواہش نہیں۔ ہم کو یہاں سے نکالو یا ہم سب کوگولی مار دو۔ مجھے مار دو میری بیٹوں اور بیٹیوں کو مار دو، میرے نواسوں کو مار دو تاکہ پریشانی ہی ختم ہو۔ اس زندگی سے موت اچھی ہے۔ ہم مر کیوں نہیں جاتے---